06003

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ چرس افیون بھنگ کی کاشت کرنا کیسا ہے؟ نیز کیا اس میں عشر [redacted] کا کیا حکم ہے؟

۱: اگر کوئی شخص ان اشیاء کو کاشت کرکے پیداوار حاصل کرے تو اس پیداوار پر عشر واجب ہوگی یا نہیں ؟

(یعنی بھنگ، افیون اور چرس کے)

(۲) اس کاروبار سے حاصل ہونے والی رقم پر زکاۃ لازم ہوگی ؟

ہمارے علاقے میں لوگوں کو یہ مسئلہ در پیش ہے اسلئے مہربانی فرما کر جواب مرحمت فرمادیں۔

محمد قسیم

فون نمبر 03350315478

ایڈریس۔ ضلع و تحصیل قلعہ عبداللہ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۸۷/۲۴
مورخہ

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلّیاً

(۱)۔۔۔واضح رہے اس وقت چرس صرف بطور نشہ معصیت ہی میں استعمال ہوتی ہے اور نشہ کے عادی افراد ہی اسے خریدتے ہیں اور ہماری معلومات کے مطابق اس وقت اس کا جائز مصرف موجود نہیں ہے اور حکومت نے بھی اس کی تجارت پر پابندی عائد کی ہے اس لیے اس کی کاشت کرنا، اس کی تجارت کا مشغلہ اختیار کرنا ناجائز اور گناہ ہے۔

حضرت امام ابویوسفؒ اور حضرت امام محمدؒ نے بھنگ، افیون کی کاشت کو بالکل ناجائز قرار دیا ہے جبکہ موجودہ دور میں بھنگ، افیون کا جائز استعمال نہ ہونے کے برابر ہے، اس لئے ان کی کاشت اور تجارت جائز نہیں ہے۔(ماخذہ التبویب :۸۰۲/۷۵)

موجودہ حالات کے پیش نظر بھنگ وغیرہ کی کاشت اگرچہ ناجائز ہے، تاہم اگر کسی نے بھنگ اور افیون وغیرہ کی کاشت کی تو حاصل ہونے والی پیداوار سے عُشر نکالنا شرعاً واجب ہے، کیونکہ فصل فی نفسہ حرام نہیں ہے، بلکہ حرام اس کا ناجائز استعمال ہے جو بعد میں ہوتا ہے، عشر کا اس سے کوئی تعلق نہیں، لہٰذا ان کا عشر نکالنا واجب ہے (التبویب:۱۶۳۲/۷)

حاشية ابن عابدين – (٦ / ٤٥٤)

(وصح بيع غير الخمر) أي عنده خلافا لهما في البيع والضمان لكن الفتوى على قوله في البيع وعلى قولهما في الضمان إن قصد المتلف الحسبة وذلك يعرف بالقرائن وإلا فعلى قوله كما في التتارخانية وغيرها .. ثم إن البيع وإن صح لكنه يكره كما في الغاية

حاشية ابن عابدين – (٦ / ٤٥٨)

قال في البحر وقد اتفق على وقوع طلاقه أي آكل الحشيش فتوى مشايخ المذهبين الشافعية والحنفية لفتواهم بحرمته وتأديب باعته حتى قالوا من قال بحله فهو زنديق كذا في المبتغى

رد المحتار – (١٥ / ١٣٤)

مَطْلَبٌ فِي الْبَنْجِ وَالْأَفْيُونِ وَالْحَشِيشَةِ (قَوْلُهُ لَكِنْ دُونَ حُرْمَةِ الْخَمْرِ) ؛ لِأَنَّ حُرْمَةَ الْخَمْرِ قَطْعِيَّةٌ يَكْفُرُ مُنْكِرُهَا بِخِلَافِ هَذِهِ (قَوْلُهُ لَا يُحَدُّ بَلْ يُعَزَّرُ) أَيْ بِمَا دُونَ الْحَدِّ كَمَا فِي الدُّرِّ الْمُنْتَقَى عَنْ الْمِنَحِ ، لَكِنْ فِيهِ أَيْضًا عَنْ الْقُهُسْتَانِيِّ عَنْ مَتْنِ الْبَزْدَوِيِّ أَنَّهُ يُحَدُّ بِالسُّكْرِ مِنْ الْبَنْجِ فِي زَمَانِنَا عَلَى الْمُفْتَى بِهِ ا هـ تَأَمَّلْ .

Scanned by CamScanner

(۲)---چرس کا استعمال صرف نشہ میں ہوتا ہے لہٰذا اس کی خرید و فروخت سے حاصل ہونے والی آمدنی ناجائز ہے، بلانیتِ ثواب اس کا صدقہ کرنا لازم ہے۔

افیون اور بھنگ کی تجارت اگرچہ ناجائز ہے، تاہم اگر کسی نے ان کو فروخت کرکے رقم حاصل کرلی ہے تو چونکہ فی الجملہ دوائی کے طور پر ان کا جائز استعمال بھی موجود ہے، اس لئے اس سے حاصل شدہ آمدنی کو حرام نہیں کہا جاسکتا۔

عشر ادا کرنے کے بعد مذکورہ اشیاء (افیون، بھنگ) فروخت کردی تو اس سے حاصل شدہ رقم پر زکوٰۃ واجب ہونے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اس رقم کے حاصل ہونے سے پہلے بھی اس شخص کے پاس بقدرِ نصاب سونا، چاندی یا نقد رقم وغیرہ موجود تھی تو اس صورت میں اس رقم پر مال مستفاد ہونے کی حیثیت سے زکوٰۃ واجب ہوگی، یعنی پہلے سے موجود نصاب پر سال گزرنے سے پیداوار سے حاصل شدہ رقم سمیت کل رقم پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر پہلے سے بقدرِ نصاب مال موجود نہیں تو پھر اس رقم کے حاصل ہونے کے بعد جب اسلامی قمری سال گزر جائیگا تو اس رقم پر زکوٰۃ واجب ہوگی
(ماخذہ التبویب: ۱/۵۹۰)

الدر المختار (۲/ ۲۷۳)

والأصل أن ما عدا الحجرين والسوائم إنما يزكى بنية التجارة بشرط عدم المانع المؤدي إلى الثنى وشرط مقارنتها لعقد التجارة

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۲/ ۲۷۳)

(قوله: المؤدي إلى الثنى) هذا وصف في معنى العلة: أي لا زكاة فيما نواه للتجارة من نحو أرض عشرية أو خراجية لئلا يؤدي إلى تكرار الزكاة لأن العشر أو الخراج زكاة أيضا والثنى بكسر الثاء المثلثة وفتح النون في آخره ألف مقصورة: وهو أخذ الصدقة مرتين في عام كما في القاموس ومنه كما في المغرب قوله - صلى الله عليه وسلم - «لا ثنى في الصدقة»..........واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد تقی رنگونی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۸/جمادی الثانیہ/۱۴۳۸ھ

۲۸/مارچ/۲۰۱۷ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف عفا اللہ عنہ

مفتی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۸/جمادی الثانیہ/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
محمد طاہر عفی عنہ
۲۹/۶/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۲۹/۶/۱۴۳۸ھ

Scanned by CamScanner